

## 209165- صفا کی بجائے مروہ سے سعی شروع کرنے والے کا حکم

سوال

سوال: جو شخص عمرہ کرتے ہوئے سعی صفا کی بجائے مروہ سے شروع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے وہیں سے ابتداء کرنا لازمی امر ہے جہاں سے اللہ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صفا کا ذکر پہلے کیا اور بعد میں مروہ کا چنانچہ فرمایا:

**بِإِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ اللَّهِ فَمَنْ حَنَّ حَنْنَةً أَوْ أَعْتَرَ فَلَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنْ يَطْوُفَ بِهَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ إِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلَيْهِمْ۔**

ترجمہ: صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہذا جو شخص کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص خوشی سے نیکی کا کوئی کام کرے تو بے شک اللہ بڑا قرداں ہے اور ہر بات کو جاننے والا ہے۔ [البقرة: 158]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی سعی صفا سے شروع کرتے ہوئے فرمایا تھا: (أَنَّهُ أَبْا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ) [یعنی: میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا]، چنانچہ صحیح ترین موقف یہ ہے کہ سعی کیلئے ترتیب ملحوظ خاطر رکھنا واجب ہے، لہذا اگر کسی نے مروہ سے سعی کی ابتداء کی تو وہ شخص پسلا چکر شمارہ بی نہ کرے، اور دوسرے چکر سے سعی شمار کرے۔

اس بارے میں شیخ محمد امین شنقبیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ بات یاد رکھیں کہ جمورو اہل علم سعی کیلئے ترتیب کو شرط قرار دیتے ہیں، یعنی سعی کی ابتداء صفا سے کرنی ہے اور مروہ پر ختم کرنی ہے، چنانچہ جو شخص مروہ سے شروع کرے تو اس چکر کو شمارہ بی نہ کرے، ترتیب کو شرط قرار دینے والوں میں مالک، شافعی، احمد، اور ان کے شاگردان، وحسن بصری، اوزاعی، داود، اور جمورو علمائے کرام ہیں۔"

لیکن ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے قدرے مختلف رائے مبنیوں ہے، اس بارے میں نفہ خنفی کے میہ ناز صاحب کتاب: "تبیین الاحقاق شرح کنز الدقائق" میں کہتے ہیں کہ: اگر مروہ سے سعی شروع کرے تو پہلے چکر کو شمارہ کرے، کیونکہ اس طرح صفا سے سعی شروع کرنے کے حکم کی مخالفت ہے "انتی

شیخ شہاب الدین احمد شلبی اپنے "حاشیہ علی تبیین الاحقاق" میں کہتے ہیں کہ:

"مصنف کا یہ کہنا کہ: "اگر مروہ سے سعی شروع کرے تو پہلے چکر کو شمارہ کرے" کے بارے میں کرمانی کی کتاب: النساک میں ہے کہ: ہمارے نزدیک ترتیب شرط نہیں ہے، چاہے مروہ سے شروع کر کے صفا تک آئے تو یہ اس کا ایک چکر ہو جائے اور اسے شمار بھی کیا جائے گا، لیکن سنت ترک ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہے، اس لئے دوبارہ ایک چکر کا ٹانا مسح ہے"

سروجی رحمہ اللہ نے "الغایہ" میں لکھا ہے کہ:  
"کرمانی کی اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے"

جکہ امام رازی نے "احکام القرآن" میں لکھا ہے کہ:

"اگر سعی صفا کی بجائے مروہ سے شروع کرے تو ہمارے فہمائے کرام کے ہاں مشور روایت کے مطابق اس چھر کو شمارہ کرے، جکہ ابو عینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: "اس چھر کو دو بار لوٹائے، تاہم اگر نہیں لوٹا تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے اس کو وضو کرتے ہوئے اعضاٰ میں ترتیب پر محوں کیا ہے"۔ اس لئے سروجی کا یہ کہنا کہ کرمانی کی بات کوئی بنیاد نہیں ہے، قابل نظر ہے۔" انتہی

حضور علماٰ کرام کے ہاں ترتیب لازمی قرار دینے کی دلیل یہ ہے کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی کرتے ہوئے فرمایا: (أَبْدُ بَابَةَ اللَّذِي) [یعنی: میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا] جکہ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا: (تم سعی وہیں سے شروع کر جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے) بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: (تم مجھ سے اپنے حج و عمرے کا طریقہ سیکھو) اس لیے ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنا لازمی ہے، چنانچہ ہم وہیں سے ابتدا کر سکیں گے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی اور قرآن مجید پر عمل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی شروع فرمائی" انتہی

"اصنواه البیان" (251/5, 250)

اور دوسری کمیٹی کے علمائے کرام نے ایک شخص جس نے صفا کی بجائے مروہ سے سعی شروع کی اور آخر میں آٹھواں چھر بھی لگایا کے بارے میں کہا ہے کہ:

"اگر معاملہ ایسے ہی ہے کہ آپ نے سعی کے سات چھر صحیح طرح مکمل کرنے کیلئے آٹھواں چھر بھی لگایا تو آپ کی سعی درست ہے؛ کیونکہ جس پہلے چھر کی ابتدا آپ نے مروہ سے کی تھی وہ کا لعدم ہو گا؛ اور جہاں سے شرعی طور پر درست سعی شروع ہوئی تھی وہاں سے آپ کی سعی کا شمار کیا جائے گا"

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، شیخ عبد الرزاق عفیفی، شیخ عبد اللہ بن عدیان۔

"فتاویٰ الجیہ الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء" (11/259, 260)

واللہ اعلم.